13648-قرآنی آیات پر مشتمل اسٹکر وغیرہ فروخت کرنے

سوال

منافع کمانے کے لیے قرآنی آیات کو سٹکروں اور کتب وغیرہ کے ٹائٹل پر لگانے کا حکم کیا ہے ؟

یہ منافع حاصل کرنے والے منافع کو پروگرام / تنظیمات / مدارس / اور اسلامی تنظیموں کے تعاون میں دیتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

حصول علم کی حرص
اور دعوت الی اللہ کے متعلقہ امور کا سوال کرنے پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں، کیونکہ
بعض اوقات شرعی علم کے بغیر دی دعوت و تبلیغ اصلاح سے زیادہ فساد کا باعث بن سکتی
ہے.

ان سٹکروں وغیرہ کو فروخت کرنے کے
متعلق حکم تو اس وقت آپ کے سامنے واضح ہو گا جب آپ اس طرح کی اشیاء لٹکانے کا حکم
معلوم کر لیں گی، بلاشبہ قرآنی آیات پر مشتمل تختیاں اور کپڑے وغیرہ گھروں، مدارس
اور سکولوں یا پھر دوکانوں اور اکیڈمی وغیرہ میں لٹکانے میں کئی ایک منکرات اور
برائیاں اور شرعی ممانعت پائی جاتی ہیں :

1– اکثر اور غالب طور پر نقش کردہ
آیات اور رنگ برنگے نقشوں میں بنائے گئے اذکار وغیرہ سے دیواروں کو مزین کیا جاتا
ہے، اور یہ قرآن مجید سے انحراف ہے کیونکہ قرآن مجید تو ہدایت اور وعظ و نصیحت اور
قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لیے نازل ہوا ہے، نہ کہ قرآن مجید اس لیے نازل ہوا کہ
اس سے دیواریں مزین کی جائیں، بلکہ اسے تو انسانوں اور جنوں کی ہدایت کے لیے نازل
کیا گیا ہے.

2– بہت سے لوگ اسے تبرک حاصل کرنے
کے لیے لٹکاتے ہیں، اور یہ بدعت ہے، کیونکہ مشروع تبرک تو قرآن مجید کی تلاوت ہے،
نہ کہ اسے لٹکانا اور اسے الماریوں میں اونچی جگہ رکھنا، اور اسے تختیاں اور مجسموں
میں منتقل کرنا.

3–اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم اوران کے خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کی مخالفت ہے، کیونکہ انہوں نے
ایسا نہیں کیا، اور خیر وبھلائی توان کی اتباع وپیروی میں ہے نہ کہ بدعات ایجاد
کرنے میں، بلکہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اندلس اورترکی وغیرہ میں اس طرح کی
تختیاں اورتزین اور مساجداور گھروں میں آیات کی نقش ونگاری مسلمانوں کے کمزور
اور ضعف والے دور میں شروع ہوئی.

4–اس کولٹکانا شرک کا وسیلہ اور
ذریعہ ہے، کیونکہ بعض لوگ یہ اعتقادرکھتے ہیں کہ اس طرح کی تختیاں اورلٹکانے والی
اشیاء گھراوراس میں رہنے والوں کو ہر قسم کے شر اور آفات سے محفوظ رکھتے ہیں، اور
یہ اعتقادشرکیہ اور حرام ہے، کیونکہ حفاظت تواللہ تعالی فرماتا ہے، اوراس کی
حفاظت کے اسباب میں خشوع وخضوع اور یقین کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت اور شرعی
دعائیں پڑھنا ہیں.

5–اس پر لکھنا تجارت کی ترویج اور
زیادہ آمدن کے لیے قرآن مجید کووسیلہ بنانا، ضروری ہے کہ قرآن مجید کواس طرح کی
غرض سے پاک رکھا جائے، اور معلوم ہونا چاہیے کہ اس طرح کی تختیاں وغیرہ خریدنے میں
اسراف اور فضول خرچی بھی ہے.

6–ایسی بہت سی تختیوں پر سونے کا پانی
پھیرا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے استعمال اورلٹکانے کی حرمت اور بھی زیادہ شدید
ہوجاتی ہے.

7–اس قسم کی بعض تختیوں میں واضح
طور پر عبث کام ہوتا ہے مثلا لپٹی ہوئی کتابت جس سے کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا کیونکہ
وہ عبارت پڑھی ہی نہیں جاتی، اور بعض میں توکسی پرندے کی شکل میں یا پھر کسی سجدے
میں پڑے ہوئے شخص کی شکل میں کتابت کی گئی ہوتی ہے، اور یہ ذی روح کی تصویر ہے جو
حرام ہے.

8–اس میں قرآن مجید کی آیات اور
سورتوں کی اہانت واذیت کا پہلو نکلتا ہے، مثلا ایک گھر سے دوسرے گھر میں سامان
منتقل کرتے وقت مختلف قسم کے گھریلو سامان میں دوسری اشیاء کی طرح ہی اوپر نیچے رکھا

جاتا ہے، اس کے اوپر بھی بعض اشیاء رکھی جاتی ہیں، اوراسی طرح گھر کی دیواروں اور چھتوں کو رنگ کرتے وقت بھی اتارتے وقت یہی عمل ہوتا ہے، اس پر مستزادیہ کہ بعض اوقات کسی ایسی جگہ معلق ہوتی ہیں جہاں اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی کی جاتی ہے،
اور قرآن مجید کی حرمت اوراس کی عزت کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا.

9-اور بعض گنہگار قسم کے لوگ اسے
اس لیے معلق کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو یہ باور کرائیں کہ وہ دینی امور پر کاربند ہیں تاکہ اپنے ضمیر کی ملامت میں کمی کرسکیں، حالانکہ یہ چیزانہیں کوئی بھی فائدہ نہیں دیتی.

مختصر یہ کہ شر اور برائی کا دروازہ
بند کرکے قرون اولی جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی کہ اس دور کے لوگ خیر وصلاح اور مسلمانوں میں سے اپنے دینی احکام اور عقائد کے اعتبار سے سب سے افضل ہونگے ان لوگوں کے طریقہ پر چلنا ضروری ہے.

پھر اگر کوئی کہنے والا شخص یہ کہے
کہ:

ہمیں اس سے منع تو نہیں کیا گیا اور
نہ ہی ہم اسے زینت وزیبائش بناتے ہیں، اور نہ ہی اس میں غلو کرتے ہیں، بلکہ ہم تو مجلسوں میں لوگوں کو یاددہانی کرواتے ہیں.

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

جب ہم فی الواقع دیکھتے ہیں تو کیا
واقعتا ہم ایسا ہی پاتے ہیں کہ ایسا ہوتا ہے؟ اور کیا وہاں بیٹھے ہوئے اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہیں یا پھر جب وہ اس کی جانب سر اٹھاتے ہیں تو معلق شدہ آیات کی تلاوت کرتے ہیں؟

واقعہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا،
بلکہ وہ تو اس کے خلاف ہے، لہذا کتنے ہی وہاں بیٹھنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کے سروں پر یہ اشیاء معلق ہوتی ہیں اور وہ جھوٹ بولتے اور کذب بیانی اور غیبت وچغلی میں
لگے ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے سے مذاق کرتے اور برائی کرتے اور برے اقوال کہتے ہیں،

اور اگر ہم یہ فرض بھی کرلیں کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بالفعل اس سے مستفید ہوتے ہونگے، لیکن وہ بہت ہی قلیل تعداد میں ہیں، جو اس مسئلہ کے حکم میں کوئی تاثیر نہیں رکھتے.

لہذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ
کتاب اللہ کی طرف پلٹیں اور اس کی تلاوت کریں اور جو کچھ اس میں احکامات ہیں ان پر عمل کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ
قرآن کریم کو ہمارے دلوں کی بہار اور ہمارے سینوں کا نور اور ہمارے غموں کو دور کرنے والا اور ہماری پریشانیوں کو ختم کرنے والا بنائے. آمین

میں نے جو کلام آپ کے لیے ذکر کی ہے
وہ عصر حاضر کے بڑے بڑے علماء کرام مثلا فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی اور مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب اور فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے فتاوی جات کا خصلاصہ اور اجمال ہے، جیسا کہ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کی سرابراہی میں قائم مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے.

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء فتوی نمبر (2078) اور فتوی نمبر (17659).

اور اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی
بنا پر یہ اسٹکرز وغیرہ فروخت نہ کریں، کیونکہ اسے فروخت کرنے کی بنا پر آپ بعض ممنوعات و محاذیر میں پڑجائیں گے جنہیں علماء کرام نے ذکر کیا ہے، اور ہوسکتا ہے آپ کسی دوسرے کا اس ممنوعہ کام میں پڑنے کا سبب بھی بن جائیں.

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور تمہارے
لیے ہدایت اور سیدھی راہ طلب کرتے ہیں.

واللہ اعلم.